22155 ـ ركعت كس طرح مل سكتى ہے ؟

سوال

اگر كوئى شخص آئے اور نماز ميں مل جائے اور امام ركوع ميں ہو ليكن اس نے " سمع اللہ لمن حمدہ " نہيں كہا تو كيا اس كى يہ ركعت شمار ہو گى يا نہيں؟ اور كيوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب مقتدى امام كے ساتھ ركوع ميں ملے تو اس كى تين حالتيں ہيں:

1 ـ مقتدى تكبير تحريمہ كھڑے ہو كر كہے اور پھر ركوع كرے اور امام ركوع كى حالت ميں ہو.

تو اس حالت ميں وہ امام كے ساتھ ركعت پا لے گا.

2 ـ مقتدى تكبير تحريمہ كہے اور امام ركوع ميں ہو، ليكن مقتدى نے ركوع امام كے ركوع سے اٹھ جانے كے بعد كيا.

تو اس حالت ميں اس كى امام كے ساتھ ركعت شمار نہيں ہو گى، بلكہ وہ اس ركعت كى قضاء كرے گا.

3 ـ مقتدى سيدھا ركوع ميں چلا جائے اور تكبير تحريمہ نہ كہے.

تو اس حالت ميں اس كى نماز باطل ہے، كيونكہ اس نے نماز كے اركان ميں سے ايك ركن چھوڑ ديا ہے، جو كہ تكبير تحريمہ ہے.

فقھاء كرام اس پر متفق ہيں كہ جس نے امام كے ساتھ ركوع پا ليا اس نے ركعت پالى، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے ركوع پا ليا اس نے ركعت پا لى "

ابو داود، علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے ارواء الغليل حديث نمبر (496) ميں صحيح قرار ديا ہے، اور صفحہ

نمبر (262) میں کہتے ہیں: اس حدیث کو صحابہ کرام کی ایك جماعت کے اس پرعمل سے بھی تقویت حاصل ہوتی ہے.

اول:

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے:

" جس نے امام کو رکوع کی حالت میں نہ پایا اس نے رکعت نہیں پائی "

اس کی سند صحیح ہے.

دوم:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں:

" اگر آپ آئیں اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو آپ نے امام کے رکوع سے اٹھنے سے قبل اپنے ہاتھ گھٹنے پر رکھ لیے تو آپ نے پا لیا"

اس کی سند صحیح ہے.

سوم:

زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کہا کرتے تھے:

" جس نے امام کو رکوع سے اٹھنے سے قبل پا لیا تو اس نے رکعت پا لی "

اس کی سند جید ہے... انتہز

دیکھیں: الموسوعة الفقهية الكويتية (23 / 133) اور المغنی ابن قدامة المقدسی (1 / 298).

واللہ اعلم .